وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ

(اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں - ان پر اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کرنا [لازم] ہے کہ انھیں خرچ دیا جائے اور انکو ایک سال تک گھر سے نہ نکالا جائے)

نماز کے ذکر کے بعد اب دوبارہ بیوہ کے حقوق کے بارے میں بات کی جا رہی ہے۔
اس آیت کے بارے میں اختلاف ہیں - بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے - اسکی ناسخ آیت 234 ہے جس میں بتایا گیا کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ چار مہینے دس دن عدت گزارے گی۔ پہلے ایک سال عورت گھر سے باہر نہیں نکل سکتی تھی لیکن بعد میں اس حکم کو منسوخ کر کے چار مہینے دس دن کیا گیا -
اس آیت میں جو یہ بات کہی گئی کہ اسے ایک سال تک خرچہ دینے کی وصیت کی جائے اسکے بارے میں علماء کہتے ہیں کہ یہ بات آیتِ میراث سے منسوخ ہے -
یعنی ایک سال باہر نہ نکلنے کی بات چار مہینے دس دن والی آیت (2:234) سے منسوخ ہے اور خرچہ دینے کی جو بات ہے وہ آیتِ میراث سے منسوخ ہے - چونکہ اسکا وراثت میں حصہ رکھا گیا اس لیے اُسے الگ سے مال نہیں دیا جائیگا -

بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے کیونکہ اِس آیت اور دوسری دونوں آیتوں میں تضاد نہیں ہے - وہ کہتے ہیں کہ چار مہینے دس دن اسکی پوری عدت ہے اور عدت کے سارے احکام اس پر لگیں گے - لیکن اسکے علاوہ بھی اگر وہ ایک سال تک اپنے شوہر کے گھر میں رہنا چاہتی ہے تو اسے نہیں نکالا جائیگا - چونکہ یہ حکم دوسرے حکم سے ٹکرا نہیں رہا ہے اسلیے اسے منسوخ کہنے کے بجائے دونوں پر عمل ہوگا - وہ اب بے سہارا ہوگئی ہے تو عدت گزارنے کے بعد بھی اسے ایک سال تک رہنے دیا جائے - اور چونکہ وہ اُسکی بیوی تھی اس لیے اسے خرچہ مل رہا تھا اب اسکے مال میں سے ایک سال کا خرچہ الگ سے دیا جائیگا - بہر حال بعض علماء نے کہا کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ مُحکَم ہے - اسلیے شوہر اس بات کی وصیت کرے اور باقی وارث اُس پر عمل کرے -

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ

(پھر اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر اس کے بارے میں کوئی گناہ نہیں جو وہ بھلے طریقے سے اپنے بارے میں کرے)

اگر وہ عورت ایک سال سے پہلے خود نکل جائے تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہیں جن کو شوہر نے وصیت کی تھی - شوہر یہ کہہ سکتا ہے کہ تم ایک سال یہیں رہنا لیکن وہ یہ پابندی نہیں لگا سکتا کہ تم دوسری شادی نہیں کرنا - یہ الگ بات ہے کہ بیوی دوسری شادی نہ کرے لیکن قانونی طور پر کوئی شوہر اپنے بیوی کو پابند نہیں کر سکتا - عدت کے بعد وہ بیوہ اپنے بارے میں کوئی بھی معروف طریقے سے فیصلہ کر سکتی ہے - چاہے تو دوسری شادی کرے یا چاہے تو نہ کرے یا چاہے تو میکے میں رہے -
اسی طرح ماں باپ کو بھی کہا گیا کہ اگر وہ تمہارے پاس رہتی ہے تو تم پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے - اور اگر وہ کسی اور سے بھی شادی کرتی ہے تب بھی والدین یا ولی پر کوئی گناہ نہیں ہے - کبھی کبھار بیوہ کو دوسری شادی کرنے اسلیے نہیں دیا جاتا کہ وہ کچھ کاروبار یا کام (job) کرکے کما رہی ہوتی ہے - اگر وہ شادی کریگی تو ہمیں پیسہ نہیں ملےگا - اِس سے روکا گیا - عورت کو اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے بارے میں معروف طریقے سے کوئی بھی فیصلہ کرے - جاہلیت میں بیوہ کی کوئی عزت نہیں ہوتی تھی یا تو اسے وراثت کی طرح تقسیم کیا جاتا یا اسے گھر سے نکال دیا جاتا - اسے طعنہ دیا جاتا جیسے یہ منحوس ہے، اس نے میرے بیٹے کو کھا لی وغیرہ - اللہ نے عورتوں کے حقوق کی حفاظت میں یہ آیتیں نازل کر کے عورتوں کو عزت دی -

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

(اور اللہ بہت زبردست ہے خوب حکمت والا ہے)

عزیز کا معنی ہے عزت والا، قوت والا، غلبے والا (وہ جس پر کوئی غالب نہ آسکے) -
جب انسان کو اللہ کے صفات کا صحیح علم ہوگا تو انسان میں عاجزی (Humbleness) آئے گی - جب ہم کہتے ہیں اللہ العزیز ہے تب ہم اپنے آپکو کمزور کہتے ہیں - جب ہم کہتے ہیں کہ اللہ الاکبر ہے تب ہم کہتے ہیں ہم الاصغر (بہت چھوٹے) ہیں - جب ہم کہتے ہیں اللہ خالق ہے تب ہم کہتے ہیں ہم مخلوق ہیں - جب ہم کہتے ہیں اللہ ہمارا رب ہے اس وقت ہم اپنے آپکو "عَبْد" (بندہ) کہہ رہے ہوتے ہیں - اور کچھ اللہ کی صفات جب ہم کہہ رہے ہوتے ہیں تب اس وقت ہم اپنے آپکو ان صفات میں بہت ہی کمزور کہہ رہے ہوتے ہیں - جیسے ہم جب کہتے ہیں اللہ حَكِيْمٌ یا اَلْحَكِيْم ہے تو ہم کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں حکمت کی ضرورت ہے - حَكِيْم کے معنی میں حکمت بھی آتی ہے اور حُکْم بھی - حکمت میں اللہ کی حکمت مستقل (Constant) اور ختم نہ ہونے والی (Endless) ہے - اور حُکْم میں اللہ کی حکمرانی (Governance)، قانون (Rule)، اختیار (Authority) اور حتمی فیصلہ کرنے کی صلاحیت آتی ہے -

اگر اللہ کے ان احکام پر عمل نہیں کروگے تو یاد رکھو کہ اللہ قوت والا ہے وہ تمہاری پکڑ کریگا - تمہاری عزت اسی میں ہے کہ اسکے احکام پر عمل کرو - اور اللہ نے جتنے احکام نازل کئے ہیں ان سب میں حکمتیں ہیں چاہے وہ حکمتیں تمہیں سمجھ میں آئے یا نہ آئے -

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ← اسکی قوت اور اسکا غلبہ حکمت کے ساتھ ہے -
اللہ کی صفت عَزِيْز کہہ کر ان لوگوں کو ڈرایا گیا جو اللہ کے بتائے گئے حد کی مخالفت کرے اور عورت کو گھر سے نکال دے حالانکہ وہ نکلنے کا ارادہ نہیں رکھتی -